فروغ دیں۔ نظامِ تعلیم میں دین و دنیا کی تفریق ختم کی جائے۔ دینی علوم مدارس کے بجائے یونی ورسٹیوں میں پڑھائے جائیں اور جدید علوم اور ٹکنالوجی سے استفادہ کیا جائے۔ بے روزگاری کے خاتمے کے لیے ٹیکنیکل ایجوکیشن عام کی جائے۔ زکوٰۃ وعشر کا نظام جدید خطوط پر استوار کیا جائے۔ مصنف کے نزدیک اگر قومی شعور کی آبیاری اور خواندگی کو عام کرنا پہلی ترجیح ہو اور نظامِ تعلیم درست کرلیا جائے تو صرف ۳۰ برس میں (یعنی ایک نسل بعد) پاکستان ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑا ہوسکتا ہے۔

یہ خواہش بڑی نیک اور اچھی ہے مگر اس کے لیے دینی حکمت عملی کے ساتھ پِتّا مار کر عملی جدوجہد ضروری ہے۔ پاکستانی معاشرے میں ایسے اچھے خیالات اور فکر رکھنے والے حضرات ملک میں جاری ایسی کسی جدوجہد میں شامل ہوکر اس کو دامے درمے سخنے تقویت پہنچائیں، اور اگر وہ پاکستان میں کی جانے والی کسی بھی اجتماعی جدوجہد سے مطمئن نہ ہوں تو خود انفرادی اور اجتماعی جدوجہد کی طرح ڈالیں اور اہلِ ملک کو دعوت دیں۔ صرف اچھی خواہشات اور منصوبہ بندی کا اظہار زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا ہے۔ کتاب میں صفحات پر نمبر کے لیے انگریزی ہندسوں کو اختیار کیا گیا ہے، جب کہ ہم اُردو کو قومی زبان قرار دیتے ہیں۔ (شہزادالحسن چشتی)

تفہیم دعوت و دین، محمد سفیرالاسلام۔ ناشر: ادارہ مطبوعاتِ سالار، اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک، راولپنڈی۔ فون: ۰۵۱-۵۵۵۱۷۴۲۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

زیرتبصرہ کتاب دعوتِ دین کا حکیمانہ طریقے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی عمدہ تفسیر ہے۔ کتاب مقالہ نگاری کے طرز پر تحریر کی گئی ہے۔ ادع کے حکم اور لتکن منکم امۃ یدعون کے تحت دعوت، اس کی اہمیّت اور ضرورت پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ دعوت فی سبیل اللہ اور بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ کے تحت دعوت کے اسلوب، طریق اور دعوت کے مواقع پر عمدگی سے داعی حضرات کی ضرورت کا سامان کیا ہے۔ البتہ درس، لیکچر، خطبہ پر لکھتے ہوئے مصف نے تکرار سے کام لیا ہے، اور مناقشہ کو بھی واضح نہیں کیا۔ اندیشہ ہے اس طرح مباہلہ کے ساتھ ذکر کرنے سے مناظرے کی راہ نہ کھل جائے۔ آخری حصّے میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے حکم کو پورا کرنے کے لیے تنظیم کی اہمیّت و افادیت اور داعی کے اوصاف بیان فرمائے ہیں اور احتیاطاً